﴿وَ جَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ﴾ یعنی اللہ کی راہ میں محنتیں کرو، مشقتیں کرو، ایثار کرو، قربانیاں دو، جان و مال کھپاؤ، مجاہدہ کرو، جیسا کہ اس کی راہ میں جہاد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے۔ تمہیں امورِ نبوت کا وارث بنا دیا، کتاب الٰہی کا وارث بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم ترین امانت تمہارے سپرد کی ہے، اب اس کا حق ادا کرو ــــــ اور اسی آیت میں ایک Sub-ordinate Clause کے بعد الفاظ آئے :
﴿لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ﴾ "تاکہ رسول (ﷺ) گواہ بن جائیں تم پر اور تم گواہ بن جاؤ پوری نوع انسانی پر" ــــــ تو یہ ہے پوری امت مسلمہ کی اجتماعی (Collective) ذمہ داری جو شہادت کے اس لفظ کے حوالہ سے ہمیں جان لینی چاہئے۔

ان آیات کے ذریعے تین اوصاف پاسِ امانت، پاسِ عہد اور شہادت کی ادائیگی کے بعد، سورۃ المومنون اور سورۃ المعارج دونوں میں اولین اور اہم ترین وصف یعنی اقامت صلوٰۃ اور اس کی حفاظت کے وصف کا اعادہ فرمایا گیا ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝﴾ اور ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝﴾ کے الفاظ میں ــــــ پھر سورۃ المومنون میں فرمایا گیا : ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ اور سورۃ المعارج میں ارشاد ہوا : ﴿اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝﴾ یہ ہیں وہ لوگ جو جنت الفردوس کے وارث بنیں گے۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کا اعزاز و اکرام ہو گا جنتوں میں ــــــ اللہ تعالیٰ ہمیں ان اوصاف کو اپنی شخصیتوں میں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل کر دے۔ آمین یا ربّ العالمین!

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

**سیرت و سوانح**

# امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

عبدالرشید عراقی

علم حدیث اور اس کے متعلقات میں جن محدثین کرام نے اپنا ایک مقام بنایا اور اُن کو اکابر محدثین اور ممتاز شارحین حدیث میں شمار کیا گیا ہے ان میں امام یحییٰ بن شرف نوویؒ سرفہرست ہیں۔ علمائے طبقات و تراجم نے امام نووی کو امام حدیث کے لقب سے یاد کیا ہے۔ حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں :

"امام نووی حدیث و فنون حدیث کے حافظ و متبحر عالم، رجال و اسناد اور صحیح و سقیم حدیثوں کی پرکھ کے ماہر تھے"۔ {۱}

امام یافعی نے ان کو حدیث میں وسیع النظر اور کثیرالمعرفت لکھا ہے {۲}۔ علمائے طبقات و تراجم نے ان کے حفظ و ضبط عدالت و ثقاہت کا اعتراف کیا ہے اور ان کو متقن، حجت، ثقہ اور ثابت لکھا ہے۔ {۳}

## فقہی مسلک

امام نوویؒ امام محمد بن ادریس شافعیؒ کے مسلک سے وابستہ تھے اور ان کا شمار اکابر فقہاء اور شوافع کے شیوخ میں ہوتا تھا۔ انہوں نے شافعی مذہب کی گوناگوں خدمات سرانجام دیں۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں :

"شافعی مذہب کی تحقیق و تصحیح، ضبط و تنقیح، تحریر و تدوین اور ترتیب و تہذیب میں ان کا بڑا حصہ ہے اور وہ اس مذہب کے چوٹی کے علماء میں تھے۔ {۴}

## علوم اسلامیہ میں جامعیت

امام نوویؒ کو "علم حدیث" میں خاص امتیاز حاصل تھا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسرے علوم میں بھی ان کی ژرف نگاہی مسلم تھی۔ علوم قرآن، فقہ و افتاء، لغت،

عربیت اور نحو و صرف میں بھی ان کو کمال حاصل تھا۔

قرآن مجید اور اُس کے متعلقہ علوم میں ان کو مکمل دسترس حاصل تھی۔ قراء ت و تجوید' علم تفسیر میں ان کو خاص درک تھا' اور ان علوم کی تحصیل آپ نے مشاہیر فضلاء سے کی تھی [۵]۔ اس کے علاوہ امام نووی لغت' عربیت' نحو و صرف اور منطق و فلسفہ سے بھی اشتغال رکھتے تھے اور ان علوم کے ماہرین سے ان کی تحصیل کی تھی [۶]۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام نووی جامع کمالات تھے اور متعدد علوم میں دسترس رکھتے تھے۔ امام یافعیؒ نے لکھا ہے کہ "امام نووی فقہ و حدیث کے علاوہ دیگر علوم و فنون میں بھی ممتاز تھے"۔ [۷]

حدیث کی طرح فقہ و افتاء میں ان کو کمال حاصل تھا اور اس فن میں ان کی معلومات بہت وسیع تھیں۔ علمائے طبقات و تراجم نے لکھا ہے کہ

"حدیث کی طرح فقہ و افتاء میں ان کو امتیاز حاصل تھا۔ وہ شافعی مذہب کے معتمد اور لائق اعتبار مفتی اور صاحب کمال امام تھے۔ شافعی مذہب کی ترقی و ترویج میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ اور اس مذہب کے چوٹی کے علماء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ [۸]

## فضل و کمال

امام نوویؒ بڑے متدین اور عابد و زاہد تھے۔ بڑے عبادت گزار تھے' ذکر الٰہی میں ہمہ وقت مشغول رہتے تھے۔ ورع اور تقویٰ و طہارت میں بے مثال تھے۔ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ زہد و قناعت' اتباع سنت' اقتدائے سلف اور نیکی و اصلاح میں ممتاز تھے۔ ارباب سیر تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے :

"امام نوویؒ نے مجاہدہ' تزکیہ نفس' مراقبہ' تصفیہ باطن' تقویٰ و طہارت اور معمولی اور جزئی باتوں میں احتیاط کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا اور اپنی خواہشات نفس کو یکسر پامال کر دیا تھا۔ بہت بڑے عابد و زاہد' متورع' باعمل' شب بیدار' حامی دین و ناصر سنت تھے۔ ان کا تمام وقت عبادت و ریاضت' تلاوت قرآن مجید اور تصنیف و تالیف میں بسر ہوتا تھا۔ ہر وقت نیکی کے کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ اتباع سنت اور اقتدائے سلف ان کی زندگی کا دستور تھا۔ انہوں نے اپنی

زندگی اسلامی علوم، خصوصاً حدیث و سنت کی خدمت و اشاعت میں گزار دی اور اُنکی اصل دلچسپی کا مرکز فقہ و حدیث تھا۔"[۹]

امام نووی زہد و اتقاء کی بنا پر صبر و قناعت کی زندگی گزارنے کے عادی ہو گئے تھے۔ سادگی اور قناعت میں ممتاز تھے۔ کھانے پینے اور لباس و پوشاک میں سادگی پسند کرتے تھے۔ دنیاوی تعیشات سے ان کو سخت نفرت تھی۔ علامہ ابن عماد حنبلی نے لکھا ہے کہ

"امام نووی نہایت قانع اور تھوڑے پر گزر اوقات کرنے والے تھے۔ اللہ کا دیا جو کچھ میسر آجاتا، اسی پر راضی رہتے۔ معمولی لباس اور مختصر ساز و سامان پر اکتفا کر لیتے تھے۔ تقلیل، قناعت اور عسرت زندگی میں اُنکی کوئی مثال نہ تھی۔"[۱۰]

امام نوویؒ سیرت و کردار کے لحاظ سے بھی بڑے ممتاز تھے۔ یافعی نے لکھا ہے :

"امام نووی بہترین اوصاف و خصائل اور پاکیزہ سیرت و اخلاق سے متصف اور محاسن و کمالات میں عدیم النظیر تھے"۔[۱۱]

امام نووی فریضہ امربالمعروف و نہی عن المنکر سے تمام عمر غافل نہیں رہے۔ بڑے جری، حق گو اور بیباک تھے اور اپنی گوناگوں تصنیفی مصروفیات کے باوجود اصلاح خلق اور امر بالمعروف کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ تقریری اور تحریری دونوں طریقوں سے امربالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں :

"امام نووی اپنی گوناگوں مصروفیتوں اور علمی اشغال کے باوجود اصلاح خلق اور امربالمعروف کا فریضہ بھی انجام دیتے، بادشاہوں اور ظلم و جفا پرور لوگوں کے روبرو حق بات کہتے اور ان کے غلط کاموں پر سخت رد و نکیر فرماتے۔ انہوں نے سلاطین و امراء کو خطوط لکھ کر امورِ خیر کی تلقین کی اور معاصی سے بچنے کی دعوت دی۔"[۱۲]

## اِعترافِ فضل و کمال

امام نووی کے فضل و کمال اور اُن کی عظمت و جامعیت کا علمائے فن، اربابِ سیر اور تذکرہ نگاروں نے اِعتراف کیا ہے اور ان کی عظمت و جامعیت پر تمام علمائے فن کا اتفاق ہے۔ امام ذہبی نے ان کو امام، حافظ، یکتائے روزگار، شیخ الاسلام اور سرتاج اولیاء لکھا

ہے {۱۳}۔ علامہ ابن سبکی نے ان کو شیخ الاسلام' علامہ' اللہ تعالیٰ کی حجت و برہان' طریقہ اسلاف کے داعی' کے القاب سے یاد کیا ہے {۱۴}۔ یافعی نے ان کو الامام' شیخ الاسلام' المحقق' المدقق' النجیب' الحبر' المفید' وسیع المعرفت عالم' فاضل یگانہ' ولی کبیر' سید شہیر' تمام معاصرین سے فائق و برتر لکھا ہے۔ {۱۵} حافظ ابن کثیر نے شیخ محی الدین' علامہ وقت' مذہب شافعی کے شیخ' جلیل القدر فقیہ و محدث کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ {۱۶} علامہ ابن عماد حنبلی نے ان کو شیخ الاسلام' امام اور فاضل و عالم لکھا ہے۔ {۱۷} علامہ مرتضیٰ زبیدیؒ لکھتے ہیں کہ "امام نووی لوگوں پر اللہ کی حجت' اپنے زمانے کے قطب' سید دوراں اور اللہ کی مخلوقات کے درمیان اس کا راز تھے۔" {۱۸}

## فقہی مذہب اور انصاف پسندی

امام نووی شافعی المذہب تھے اور ان کا شمار اس مذہب کے اساطین میں ہوتا تھا' مگر اس کے ساتھ ساتھ امام نووی بہت بڑے انصاف پسند تھے اور ان کو اپنے مذہب کے علماء سے اختلاف کرنے اور دوسرے مذاہب کے ائمہ کے اقوال نقل کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ علامہ ابن سبکی اور امام یافعیؒ لکھتے ہیں کہ

> "امام نووی عقیدہ و مسلک کے اعتبار سے سلف صالحین اور اہل سنت والجماعت کے مذہب پر سختی سے عمل پیرا تھے۔ حدیث و سنت کی اتباع اور سلف کے مسلک کی ہمنوائی اور اس کی دعوت و تلقین ان کا اصلی طغرائے امتیاز تھا اور وہ طریقہ اسلاف کے داعی اور متقدمین اہل سنت والجماعت کے متبع تھے"۔ {۱۹}

## نام و نسب

امام نووی کا نام یحییٰ بن شرف' کنیت ابو زکریا اور لقب محی الدین تھا۔ {۲۰}

## ولادت و وطن

محرم ۶۳۱ھ میں ملک شام کے ایک قصبہ حوران میں پیدا ہوئے اسی کی نسبت سے نووی مشہور ہوئے۔ {۲۱}

## اساتذہ

امام نووی نے جن ارباب کمال سے علوم اسلامیہ میں تحصیل کی ان کی فہرست حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں درج کی ہے۔ {۲۲}

## تحصیل علم

امام نووی ۶۴۹ھ میں دمشق تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے باقاعدہ علم و فن کی تحصیل کی۔ دو سال بعد اپنے والد کے ہمراہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے' اور مدینہ کے دو ماہ کے قیام کے دوران فضلائے مدینہ سے بھی استفادہ کیا۔

پھر وطن واپس آکر پورے انہماک کے ساتھ تعلیم میں مشغول ہو گئے اور آخر میں بیت المقدس کی زیارت بھی کی۔ {۳۲}

## فراغتِ تعلیم کے بعد

فراغت تعلیم کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور شام کے مختلف دینی مدارس میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے اور دارالحدیث اشرفیہ کے شیخ الحدیث بھی رہے۔ مدرسہ اقبالیہ دمشق میں علامہ ابن خلکان کے جانشین مقرر ہوئے اور ان کے انتقال کے بعد درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔ {۲۴}

## تلامذہ

امام نووی کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے۔ حافظ ذہبی نے ان کے مشہور تلامذہ کی فہرست تذکرۃ الحفاظ میں درج کی ہے۔ {۲۵}

## وفات

امام نووی نے ۲۴ / رجب ۶۷۶ھ کو ۴۵ سال کی عمر میں اپنے وطن میں انتقال کیا۔ متعدد شعرائے کرام نے ان کے انتقال پر مرثیے لکھے۔ {۲۶}

## تصنیفات

امام نووی نے ۴۵ سال کی عمر پائی مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے علمی کاموں میں برکت دی۔ وہ ساری زندگی علم و فن کی خدمت میں مصروف رہے۔ ارباب سیر اور تذکرہ نگاروں نے امام نووی کی تصنیفات کی تعریف و توصیف کی ہے۔ علامہ ابن سبکی لکھتے ہیں کہ

"اہل بصیرت سے یہ مخفی نہیں کہ امام نووی اور ان کی تصنیفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور توجہ شامل حال رہی ہے۔" {۲۷}

امام یافعی فرماتے ہیں کہ

"امام نووی پر خدا کی برکتیں ان کی کتابوں کے ذریعہ ظاہر ہوئیں۔ چنانچہ ان سب کو بڑا قبول حاصل ہوا اور ہر ملک میں ان کی شہرت ہوئی اور لوگ ان سے خوب فیض یاب ہوئے۔ {۲۸}

طاش کبریٰ زادہ لکھتے ہیں کہ

"امام نووی کی کتابیں بیش قیمت اور یادگار ہیں اور فن حدیث میں ان کی کتابوں کی تعداد زیادہ ہے۔" {۲۹}

## امام نووی کی تصنیفات کی تعداد

حاجی خلیفہ چلپی نے اپنی کتاب "کشف الظنون" میں امام نووی کی تصنیفات کی تعداد ۱۲۸ بتائی ہے۔ ذیل میں چند مشہور تصانیف کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے :

طبقات الشافعیہ : علامہ ابن صلاح کی کتاب طبقات الشافعیہ کا مختصر ہے۔ امام صاحب نے اس پر کسی قدر اضافے بھی کئے ہیں۔ {۳۰}

الاصول والضوابط فی المذاہب : ان اہم فقہی اصول و قواعد اور مفید مطالب پر مشتمل ہے جو اس فن کے طلبہ کے لئے ضروری ہیں۔ {۳۱}

الارشاد فی علوم الحدیث : علامہ ابن صلاح کی مشہور کتاب مقدمہ ابن صلاح کا مختصر ہے۔ {۳۲}

التقریب والتیسیر فی مصطلح الحدیث : یہ کتاب الارشاد کا مختصر ہے۔ {۳۳}

شرح البخاری : صرف کتاب الایمان تک لکھی گئی۔ مقدمہ شرح مسلم میں امام نووی تحریر فرماتے ہیں :

"میں نے شرح بخاری میں گوناگوں معلومات جمع کی ہیں۔ یہ مختصر ہونے کے باوجود مفید و متنوع علوم و فوائد پر مشتمل ہے۔"{۳۴}

ریاض الصالحین : ترغیب و ترہیب اور زہد و ریاضت نفس سے متعلق احادیث کا مختصر مجموعہ ہے۔ معتبر اور مفید ہونے کی وجہ سے اس کتاب کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ دینی مدارس کے نصاب میں داخل ہے۔ علمائے کرام نے اس کتاب کا اردو میں بھی ترجمہ کیا ہے۔ مولانا سید عبد الاول غزنوی اور مولانا محمد صادق خلیل کے تراجم بہت مشہور و معروف ہیں۔

شرح المہذب : یہ امام ابواسحاق شیرازی کی مشہور اور عظیم الشان کتاب المہذب فی الفروع کی شرح ہے۔ یہ کتاب احکام و مسائل میں بڑی جامع اور پُر از معلومات ہے۔ امام نووی نے اپنی شرح صحیح مسلم میں جابجا اس کا حوالہ دیا ہے۔ حافظ ابن کثیر اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"امام نووی نے اس شرح پر غیر معمولی جدت و اختراع اور نقد و تحقیق سے کام لیا ہے۔ غریب الفاظ کی تحقیق، فقہی و حدیثی معلومات اور گوناگوں دوسرے اہم امور و مسائل ایسے جمع کر دیئے ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں ملتے۔ مجھے اس سے بہتر فقہی کتاب کا علم نہیں۔"{۳۵}

امام نووی نے اپنی اس کتاب کی حدیثوں کی تلخیص بھی کی تھی جس کا نام "الخلاصہ فی الحدیث" رکھا۔{۳۶}

اربعین : اربعینات کتب حدیث کی ایک مشہور قسم ہے۔ اُس حدیث نبویؐ کے بموجب جس میں ۴۰ احادیث جمع کرنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے، اکثر محدثین کرام اور علمائے عظام نے چالیس حدیثوں کے مجموعے مرتب کرنے کی طرف توجہ دی۔

مختلف علمائے کرام نے مختلف اغراض و مقاصد کے تحت اربعینات مرتب فرمائے۔ بعض نے توحید و صفات الٰہی کی ۴۰ احادیث جمع کیں۔ بعض نے اصول و مہمات دین کی

روایات کو اکٹھا کیا۔ بعض نے جہاد' اور بعض نے زہد و مواعظ اور بعض نے آداب و اخلاق اور بعض نے فضائل وغیرہ کے متعلق چالیس احادیث جمع کیں۔ امام نووی کا مجموعہ ان گوناگوں اغراض و امور کا جامع ہے۔ امام نووی اپنی اس کتاب کے بارے میں خود فرماتے ہیں :

"وهی اربعون حديثًا مشتملةٌ علٰی جميع ذلک و کل حديث منها قاعدةٌ عظيمةٌ من قواعد الدين"۔

"یہ چالیس حدیثیں ان سب امور کو شامل ہیں اور ان میں ہر ہر حدیث دین کے کسی عظیم الشان قاعدہ پر مبنی ہے"۔

امام نووی نے اپنی اس کتاب میں صحیح احادیث جمع کی ہیں۔ اور ان میں اکثر روایات صحیح بخاری و صحیح مسلم سے ماخوذ ہیں۔ اختصار کے خیال سے سندیں حذف کردی ہیں اور ۴۰ کی بجائے ۴۲ حدیثیں جمع کی ہیں۔

اربعین نووی کی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی بے شمار شرحیں لکھی گئی ہیں۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے اس کی ۲۱ شروح کے نام لکھے ہیں۔ {۳۷}

مشہور شارحین میں خود امام نووی' ابن رجب بغدادی' ابن حجر ہیثمی' ملا علی قاری' شیخ علی بن ملقن شافعی' ابن حجر عسقلانی اور حافظ ابن عبد الباری شامل ہیں۔

کتاب الاذکار : یہ امام نووی کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس میں حدیث کی کتابوں سے شب و روز کے اشغال و اذکار اور دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ امام نووی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں :

اللہ تعالٰی کا فرمان ہے : ﴿فَاذْكُرُونِی اَذْكُرْكُمْ...﴾ (البقرہ) "سو مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا"۔ دوسری جگہ ارشاد ہے : ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُونِ٥﴾ (الذاریات) "میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا"۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ بندہ کی سب سے عمدہ اور بہتر حالت وہی ہے جب وہ اللہ تعالٰی کو یاد کرتا ہے اور ان اذکار و اعمال میں مشغول ہو جاتا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے وارد ہیں ـــــ اس لئے میں نے یہ مختصر کتاب تالیف کی۔ {۳۸}